

حدیث:

”مَنْ وَجَدَ سَعَةً فَلَمْ يُضَحِّ، فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّائَنَا“

محدثین کی نظر میں

از قلم:

حافظ اکبر علی اختر علی سلفی / عفا اللہ عنہ

ناشر

البلاغ اسلامک سینٹر

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبى بعده، أما بعد:

محترم قارئین! ہر سال جب بھی قربانی قریب آتی ہے، تب قربانی کے وجوب اور عدم وجوب پر گفتگو ہوتی ہے اور حدیث ”مَنْ وَجَدَ سَعَةً فَلَمْ يُصَحِّحْ، فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا“ زیر بحث آتی ہے۔ میں نے کئی علمائے کرام کو دیکھا کہ وہ اس حدیث کو مرفوعاً نقل کرتے ہیں اور بیان کرتے ہیں جبکہ یہ حدیث محدثین کے نزدیک موقوفاً درست ہے۔ اس مضمون میں فقط یہی بات پیش کی جائے گی۔ رہی بات تفصیل کی تو وہ پھر کبھی ان شاء اللہ۔

✽ زیر بحث حدیث کی بابت ائمہ کرام کے اقوال:

✽ امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی رحمہ اللہ (التونی: 279ھ):

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”بَلَّغَنِي عَنْ أَبِي عَيْسَى التِّرْمِذِيِّ أَنَّهُ قَالَ: ”الصَّحِيحُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَوْقُوفٌ“. قَالَ: ”وَرَوَاهُ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ وَغَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَوْقُوفًا، وَحَدِيثُ زَيْدِ بْنِ الْحَبَابِ غَيْرُ مَحْفُوظٍ“.

”مجھے یہ بات پہنچی کہ امام ابو عیسیٰ الترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً ہی صحیح ہے“۔ پھر آپ نے کہا کہ ”اس حدیث کو جعفر بن ربیعہ وغیرہ نے عبد الرحمن الاعرج، عن ابو ہریرہ کے طریق سے موقوفاً روایت کیا ہے اور زید بن الحباب کی (بیان کردہ مرفوع حدیث) غیر محفوظ ہے۔“

(السنن الکبریٰ بتحقیق محمد عبد القادر: 437/9، ح: 19012)

مجھے اس قول کی سند دستیاب نہیں ہو سکی اور نا ہی امام ترمذی کی کسی کتاب میں یہ قول مل سکا۔ واللہ اعلم۔

✽ امام ابو الحسن علی بن عمر البغدادی الدارقطنی رحمہ اللہ (التونی: 385ھ):

آپ رحمہ اللہ نے اپنی علل میں اس حدیث پر گفتگو کی ہے لیکن وہاں کچھ عبارتیں ساقط ہو گئی ہیں۔

دیکھیں: (العلل بتحقیق محفوظ الرحمن: 304/10، رقم: 2023)

لیکن ائمہ کرام کی نقل سے یہ بات مترشح ہوتی ہے کہ آپ نے حدیث کو موقوفاً ہی درست قرار دیا ہے۔

ائمہ کرام کے اقوال پیش خدمت ہیں:

(1) امام عبد الحق الاشعری (التونی: 581ھ) رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

”وخرج الدارقطني عن الأعرج... قال: الصواب موقوف“.

”امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اس حدیث کی تخریج کی۔۔۔ کہا: موقوف درست ہے۔“

(الأحكام الوسطى بتحقیق حمدی وغیرہ: 126/4-127)

(2) امام محمد الذہبی رحمہ اللہ (التونی: 748ھ) رقمطراز ہیں:

”وَقَالَ الدَّارِقُطْنِيُّ: الْأَصَحُّ وَقْفُهُ“.

”امام دارقطنی رحمہ اللہ نے کہا کہ اس حدیث کا موقوف ہونا زیادہ صحیح ہے۔“

(تنقیح التحقيق في أحاديث التعليق بتحقیق مصطفى: 62/2)

❁ امام ابو بکر احمد بن الحسین البیہقی رحمہ اللہ (التونی: 458ھ):

(1) ”وَرَوَى ذَلِكَ مَوْقُوفًا عَنْهُ، وَالْمَوْقُوفُ أَصَحُّ“.

”یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً (بھی) روایت کی گئی ہے اور موقوف ہی زیادہ صحیح ہے۔“

(السنن الصغیر بتحقیق عبد المعطی: 222/2، رقم: 1809)

(2) ”وَهُوَ الصَّوَابُ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ“.

”یہی موقوف درست ہے۔ واللہ اعلم۔“

(الخلافیات بتحقیق فریق البحث العلمی بشرکة الروضة: 339/7، تحت الحديث: 5363)

❁ امام ابو عمر یوسف بن عبد اللہ المعروف بابن عبد البر رحمہ اللہ (التونی: 463ھ):

”الْأَغْلَبُ عِنْدِي فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ مَوْقُوفٌ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ“.

”میرے نزدیک اس حدیث میں اغلب یہ ہے کہ یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے واللہ اعلم۔“

(التمهید بتحقیق مصطفیٰ وغیرہ: 191/23)

❁ امام ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی المنذری رحمہ اللہ (التونی: 656ھ):

”رَوَاهُ الْحَاكِمُ مَرْفُوعًا هَكَذَا وَصَحَّحَهُ وَمَوْقُوفًا وَلَعَلَّهُ أَشْبَهَ“.

”اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ نے اسی طرح مرفوعاً روایت کیا ہے اور اس کو صحیح قرار دیا ہے اور یہ حدیث موقوفاً (بھی) مروی ہے اور شاید یہی زیادہ درست ہے۔“

(الترغیب والترہیب بتحقیق ابراہیم شمس الدین: 100/2، ح: 1667)

❁ امام محمد بن احمد بن عبد البہادی الحسنبی رحمہ اللہ (التونی: 744ھ):

”وَهُوَ أَشْبَهُ بِالصَّوَابِ“.

”یہی موقوف ہی زیادہ درست ہے۔“

(تنقیح التحقيق في أحاديث التعليق بتحقیق سامی بن محمد: 564/3، رقم: 2275)

❁ امام حافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ (التونی: 852ھ):

(1) ”رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَهَ، وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ، لَكِنْ رَجَّحَ الْأَيْمَنَةُ غَيْرُهُ وَقَفَّهُ“.

”اس حدیث کو امام احمد اور امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام حاکم رحمہ اللہ نے اس کو صحیح قرار دیا ہے لیکن امام حاکم کے علاوہ دیگر ائمہ کرام نے اس حدیث کے موقوف ہونے کو راجح قرار دیا ہے۔“

(بلوغ المرام بتحقیق ماہر یاسین الفحل، ص: 500، رقم: 1348)

(2) ”أَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَهَ وَأَحْمَدُ وَرَجَّاهُ ثِقَاتٌ لَكِنْ اخْتَلَفَ فِي رَفْعِهِ وَقَفَّهُ، وَالْمَوْقُوفُ أَشْبَهُ بِالصَّوَابِ قَالَهُ الطَّحَاوِيُّ وَغَيْرُهُ“.

”امام ابن ماجہ اور امام احمد رحمہما اللہ نے اس حدیث کی تخریج کی ہے اور اس کے رجائتہ ہیں لیکن اس کے مرفوع اور موقوف ہونے میں اختلاف ہے

اور موقوف زیادہ درست ہے جیسا کہ امام طحاوی وغیرہ نے بیان کیا ہے۔

(فتح الباری: 3/10، الناشر: دار المعرفة - بیروت، 1379)

امام طحاوی رحمہ اللہ کا کلام مجھے نہیں مل سکا۔

✽ زیر بحث حدیث کی موقوف سند:

● امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم رحمہ اللہ (التونی: 405ھ) فرماتے ہیں:

”فَحَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنبَأَ ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ”مَنْ وَجَدَ سَعَةً فَلَمْ يُصَحِّحْ مَعَنَا، فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا“.

(المستدرک علی الصحیحین بتحقیق مصطفیٰ عبد القادر عطا: 258/4، ح: 7566 وإسناده حسن)

واضح رہے کہ عبد اللہ بن عیاش القتبانی رحمہ اللہ ثقہ صدوق حسن الحدیث راوی ہیں۔

تفصیل کے لیے دیکھیں، راقم کا مضمون: ”الفتح الربانی فی توثیق ابن عیاش القتبانی“۔

● امام ابو عمر یوسف بن عبد اللہ المعروف بابن عبد البر رحمہ اللہ (التونی: 463ھ) فرماتے ہیں:

”حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ أَصْبَغٍ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ التَّزَمِيذِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

وَأَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَبَكْرُ بْنُ مُصَرَّرٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا غُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ ابْنِ هُرَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَهُوَ فِي الْمُصَلَّى يَقُولُ: ”مَنْ قَدَرَ عَلَى سَعَةٍ فَلَمْ يُصَحِّحْ، فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا“.

(التمهید بتحقیق مصطفیٰ وغیرہ: 191/23 وإسناده صحيح وأما السند الأول فهو حسن)

✽ خلاصہ التحقیق:

حدیث ”مَنْ وَجَدَ سَعَةً فَلَمْ يُصَحِّحْ، فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا“ موقوفاً درست ہے، مرفوعاً نہیں لہذا علمائے کرام سے گزارش ہے کہ جب بھی وہ اسے بیان کریں تو اس کی وضاحت ضرور کریں کہ یہ حدیث مرفوعاً نہیں موقوفاً درست ہے جیسا کہ محدثین کا فیصلہ ہے۔ واللہ اعلم۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمین.

حافظ اکبر علی اختر علی سلفی/ عفا اللہ عنہ

صدر البلاغ اسلامک سینٹر

08 - ذوالحجہ - 1444ھ

27 - جون - 2023ء